کینیڈا کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بج کر چالیس منٹ پر کینیڈا اور اس کے سپرد ممالک بیلیز، پیراگوئے، ایکواڈور، بولیویا، یوروگوئے اور جمیکا میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دریافت فرمایا کہ کیا مبلغین کی ماہوار میٹنگ ہوتی ہے؟

اس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں سارے مربیان شامل ہوتے ہیں۔ کانفرنس کال کے ذریعہ ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ میں مبلغین کی رپورٹس اور کارگزاری پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مبلغین اپنے مسائل بتاتے ہیں کہ فیلڈ میں کیا مسائل اور مشکلات ہیں، ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مبلغین نے بتایا کہ یہ میٹنگ ظہر اور عصر کے درمیان تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت تک ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر عرض کیا گیا کہ تمام مبلغین کی رپورٹس کارگزاری باقاعدہ مرکز میں آرہی ہیں۔ مبلغ انچارج باقاعدہ Compile کرکے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض مبلغین مجھے رپورٹس کے علاوہ زائد خط بھی لکھتے ہیں اور بعض مجھے ذاتی طور پر کوئی خط نہیں لکھتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کچھ تو ہفتے میں تین لکھ دیتے ہیں، کوئی مہینہ میں دو لکھ دیتے ہیں، کوئی چھ مہینے بعد شاید ایک لکھتے ہوں۔ نئے مربیان جو گزشتہ سال وہاں لندن میں رہ کر آئے ہیں ان کی میرے ساتھ ریگولر خط و کتابت ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیلڈ میں آپ کے کیا مسائل ہیں۔ کیلگری کے مبلغ سے دریافت فرمایا کہ کیلگری میں جماعتی طور پر عہدیداران ہیں ان کے ساتھ کیا مسائل ہیں؟

اس پر مبلغ نے بتایا کہ نوجوانوں میں Generation Gap ہے لیکن Culture Clash زیادہ ہے۔ بہت سی چیزیں ہیں جو سمجھانی پڑتی ہیں کہ یہ کلچر ہے اور یہ ہمارا مذہب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب نوجوانوں کی تربیت صحیح ہو رہی ہو۔ خدام الاحمدیہ کے Level پر بھی اور مربیان کے ذریعہ بھی تو ان کو پھر دین اور Culture کے بارہ میں سمجھایا جاسکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ Culture تو کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں، پانچ نمازیں پڑھنا کوئی Culture نہیں ہے۔ قرآن کریم پڑھنا اور اس پر عمل کرنا کوئی Culture نہیں ہے۔ ہاں جب وہ تربیت اور مذہب اور دینی تعلیمات پر عمل زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جائے تو پھر یہ باتیں Culture کا حصہ بن جاتی ہیں۔ تو اس لحاظ سے مذہب Culture پر اثر ڈالتا ہے۔

فرمایا: لیکن مذہب کی جو بنیادی تعلیم ہے اس کو تو نوجوانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کریں۔ نوجوان مربیان سے یہی امید ہے کہ جماعتوں میں جہاں جہاں ان کے تقرر ہیں وہاں کے نوجوان طبقہ کو اپنے قریب لائیں۔ بوڑھوں کی اصلاح آپ سے نہیں ہونی۔ وہ اپنی عمر کو پہنچ چکے ہیں Rigid ہو چکے ہیں۔ ان کا ایک دماغ، ایک سوچ بن چکی ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں میں یہ ڈالیں کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ ہمارے لئے رول ماڈل سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے، اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ لوگوں نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔

فرمایا: اس لئے کوئی بیچ میں واسطہ نہیں ہے کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل ہوں۔ شام کے وقت جو کھیلیں ہوتی ہیں ان میں آپ خود ان نوجوانوں کو شامل کرکے اپنے قریب لائیں۔ یہ نوجوان انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کوئی ان کو کام نہیں ہوتا۔ ان کو مسجد کے قریب لائیں۔ Indoor گیم ہے، اس میں شامل ہوں، پھر جب کھلا موسم آتا ہے تو Outdoor گیمز بھی ہیں۔ اس میں حصہ لیں اور نوجوانوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ Interactive پروگرام کریں اور اس طرح نوجوانوں کو اپنے قریب لائیں تا کہ اگلی نسل کو سنبھال سکیں۔ یہ اصل کام ہے آپ لوگوں کا اور اس معاشرے میں نوجوانوں اور نئی نسل کو سنبھالنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ولیج کے بعض لڑکوں میں بعض برائیاں پھیل رہی ہیں۔ بعض لوگوں کو عادت ہے نشہ کرنے کی۔ صرف سگریٹ نہیں، سگریٹ سے آگے بڑھ چکے ہیں وہ پاؤڈر ڈالتے ہیں یا جو بھی دوسرا کرتے ہیں۔ ان کا آپ لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو اپنے ساتھ ملائیں، قریب لائیں ان میں اگر برائیاں ہیں تو ان کو پرے نہ دھکیلیں۔ ذاتی رابطہ قائم کرکے برائیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں کی نوجوانی کی عمر ہے اور آپ خدام کی Age Group کے ہیں اور یہاں کے پلے بڑھے ہیں، زبان بھی وہی بولتے ہیں، عمر بھی وہی ہے، دین کا علم بھی ہے۔ اس لحاظ سے آپ لوگ نوجوانوں کو قریب لانے میں اپنا کردار زیادہ ادا کرسکتے ہیں۔ صرف خطبہ دے دیا، نماز پڑھا دی، اتنا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں بھی آپ لوگ متعیّن ہیں فجر کی نماز باقاعدہ پڑھانی ہے۔ چاہے کوئی آئے یا نہ آئے۔ مساجد کھلنی چاہئیں، سنٹر کھلنے چاہئیں۔ یہی میں نے آپ لوگوں کو کہا ہوا ہے اور اسی طرح عشاء کی نماز بھی باقاعدہ ہونی چاہئے۔ باقی نمازوں کے بارہ میں میں نے کہا تھا اگر آپ اپنے سٹیشن پہ ہیں کہیں دورے پر نہیں گئے ہوئے تو باقی نمازوں میں بھی آپ نے باقاعدہ اپنا سنٹر یا مسجد جہاں بھی ہے کھول کے اذان دے کے پانچ سات منٹ انتظار کرکے نماز پڑھ لینی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ لوگ آتے تو نہیں اس لئے ہم نے Centre نہیں کھولنا۔ کوئی آئے یا نہ آئے آپ نے باقاعدہ اپنے مرکز کو کھولنا ہے۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ جہاں میں متعین ہوں وہاں سنٹر گھر میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: گھر میں ہو لیکن لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ سنٹر ہے اور یہاں نماز ہوتی ہے اور انہوں نے آنا ہے اور پھر ایسے لوگ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کے گھروں کو Visit کریں اور یہ Visit دوستانہ Visit ہوں۔ صرف یہ نہیں کہ جاکے ان کو نصیحتیں کرنا شروع کردیں کہ تم نماز پہ نہیں آتے۔ پہلے ان کے ساتھ تعلق پیدا کریں، قریب لائیں اور بتائیں کہ مرکز کھلا ہوتا ہے۔ ہلکی پھلکی باتوں میں ان کو مسجد کی طرف یا مشن ہاؤس میں آنے کی طرف دعوت دیں اور بتائیں وہاں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ آپ نمازوں کے لئے آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی اپنا تجربہ بیان کرسکتا ہے کہ آپ لوگوں کے رویّوں کی وجہ سے نوجوانوں میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو۔

ایک مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ Ottawa میں جب میری پوسٹنگ ہوئی تو امیر صاحب کی Instruction کے مطابق کہ نوجوانوں کے ساتھ کام کیا جائے کیونکہ وہ وہاں پر اتنے Active نہیں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کھیلوں کے پروگراموں کے ذریعہ وہاں خدام کو Active کیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور کافی Improvement ہے اور پچاس فیصد نوجوان مسجد سے Attach ہو گئے ہیں۔

مبلغ سلسلہ Vaughan نے بتایا کہ خدام اور اطفال کی باقاعدہ کلاسز لیتا ہوں جس کی وجہ سے کافی بچے اور خدام Attract ہو گئے ہیں اور اتنا زیادہ تعلق ہو گیا تھا کہ اب جب میری تقرری دوسرے سنٹر میں ہوئی ہے تو یہ بچے اور نوجوان کہتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب ہمیں واپس دے دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جامعہ کینیڈا کے پڑھے ہوئے دو مربیان آسٹریلیا گئے ہیں اور وہاں کی جماعت کے افراد کی طرف سے مجھے خط آنے لگ گئے ہیں کہ ان نوجوان مربیان کے آنے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ خاص طور پہ Interactive پروگرام بھی ہوتے ہیں اور بڑوں کے ساتھ بھی پروگرام ہوتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو اس طرح کام کرنا چاہئے کہ دوسروں کو نظر آئے اور لوگ محسوس کریں اور جماعت کو بھی نظر آرہا ہو کہ اس مشنری کے آنے سے انقلاب پیدا ہوا ہے۔

فرمایا: پہلے یہ نوجوان کہتے تھے کہ ہمیں زبان سمجھ نہیں آتی اور بچے بھی کہتے تھے ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ اب آپ لوگوں کو زبان کا تو کوئی مسئلہ نہیں، یہیں پلے بڑھے ہو، یہیں کے پڑھے ہوئے ہو۔ یہ بہانہ کوئی نہیں ہے صرف زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یوکے سے ہر جگہ مبلغ گئے ہیں۔ امریکہ میں بعض مبلغ یہاں کینیڈا سے گئے ہیں ان کے کاموں پر لوگوں کے بڑے اچھے تبصرے آتے ہیں۔ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں شاید لوگوں کو لکھنے کی عادت نہیں یا آپ لوگوں کی کام کرنے میں کمی ہے۔ ایک تو کام ویسے ہی ظاہر ہونا چاہئے جو جماعتی طور پر بھی نظر آجائے۔

حضور انور نے مبلغ انچارج سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ مبلغین کے کام سے مطمئن ہیں؟

اس پر مبلغ انچارج صاحب نے کہا کام میں کمزوری زیادہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اس لئے ہر ماہ میٹنگ کرنے کے لئے کہا تھا کہ جہاں جہاں کمزوریاں ہیں، نشاندہی کرکے ہر ایک کو بتائیں ہر ایک سے انفرادی طور پر جائزہ لیں۔ ایک جنرل جائزہ ہوتا ہے۔ ایک انفرادی طور پر بھی جائزہ لینا چاہئے اور ہر ایک کو مشنری انچارج صاحب کی طرف سے اس کے کام پر، اس کی رپورٹ پر تبصرہ جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو سنبھالنا ہے اور نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے نئی نسل کے لوگ ہی چاہئیں اور جہاں جہاں کوئی عہدیدار روکیں ڈالتے ہیں جہاں آپ کے خیال میں یہ کام ہونے چاہئیں اور جماعتی عہدیدار اس میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا آپ کو Freehand نہیں دیتے تو مجھے براہ راست لکھا کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ نے کینیڈا میں رہنے والے ہر

احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا۔ اور ہر ایک کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے اور کیا علاج کرنا ہے، کس طرح اس کو Treat کرنا ہے اور کس طرح Deal کرنا ہے، یہ آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ یہ نہیں کہ ایک Line مل گئی ہے تو اسی کے اوپر چلنا ہے، اپنے حالات کے مطابق نئے نئے طریقے Explore کریں کہ کس طرح آپ بہتر کام کر سکتے ہیں۔ آپ نوجوان پڑھے لکھے باہمت لوگ ہیں۔ کچھ کر کے دکھائیں اور بغیر ڈرے جو مشورے دینے ہیں دیں۔

☆......مسی ساگا کے مبلغ صاحب نے عرض کیا: حضور کے خطبات کا جب سے خلاصہ پیش کرنے کا کام شروع کیا ہے اس سے ایک چیز واضح نظر آرہی ہے کہ اب بہت زیادہ لوگ خطبوں کو سننے کے لئے آمادہ ہوگئے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انگلش میں خطبہ کا خلاصہ جو ہے وہ ایک تو alislam پہ بھی آجاتا ہے، ایک وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے جو آتا ہے وہ اگلے جمعہ سنایا جاسکتا ہے۔ لیکن کیونکہ آپ کے وقت کا فرق ہے۔ اسی لئے اسی دن آپ کے جمعہ سے پہلے آپ کو یہاں جماعتی نظام کے تحت تیار کیا ہوا خلاصہ مل جاتا ہے۔ اس میں مزید تفصیل میں جانا ہو اور خطبہ میں مزید باتیں شامل کرنی ہوں تو آپ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ زائد Points بنانے ہوں تو بنالیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ہر ایک کی اپنی استعداد ہے کہ وہ خطبہ میں سے کتنے Points نکالتا ہے۔ جامعہ احمدیہ یوکے سے نئے فارغ ہونے والے مربیان سے میری میٹنگ تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ ملاقات میں جو باتیں ہوئی ہیں ان کے پوائنٹس (Points) بناؤ تو ایک لڑکے نے 35,30 پوائنٹس بنا کے مجھے دیئے۔ میں نے کہا: بڑی اچھی بات ہے۔ میرا خیال تھا کہ کافی ہوگئے ہیں۔ ایک دوسرا لڑکا جو بڑا ہوشیار ہے۔ بڑی باریکیوں میں جا کر دیکھتا ہے۔ اس نے اسی ملاقات سے 67 پوائنٹس نکال کے دے دیئے، تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے، کسی کی کم ہے اور کسی کی زیادہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ خطبہ کو صحیح طرح سمجھ کر پھر اس میں سے Points نکالنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ جرمنی میں مَیں نے ان کی Convocation کے Function پر ان کو نصائح کی تھیں۔ میں نے طلباء سے کہا کہ اس میں سے پوائنٹس نکالو۔ تو زیادہ سے زیادہ جو پوائنٹس نکالے گئے وہ 40 تھے۔ حالانکہ میں نے وہاں باون (52) پوائنٹس لکھے ہوئے تھے۔ تو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ گہرائی میں جا کر سمجھا کرو۔

☆......ایک مبلغ نے عرض کیا: حضور انور کا خطبہ صبح آتا ہے۔ یہاں جماعتی انتظام کے تحت تیار ہو کے سب مبلغین کو دوپہر سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اسی دن ہم یہاں خطبہ میں سناتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پہنچ جاتا ہے تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر نہیں پہنچتا تو آپ لوگوں نے تو خود بھی خطبہ سنا ہوتا ہے اور اس سے زائد کوئی بات ذہن میں ہو تو وہ بھی بیان کر دیا کریں۔

☆......ایک مبلغ نے عرض کیا کہ نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کے پروگرام ہوتے ہیں تو کئی دفعہ خدام اس طرح کے سوال پوچھتے ہیں جیسے نظام جماعت پر کوئی اعتراض ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پوچھتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، ان کو مطمئن کرنا چاہئے اور بڑے ٹھنڈے طریقہ سے ان کو جواب دو اور اگر نظام جماعت کے بارہ میں کسی سوال کے اعتراض کا جواب نہ آتا ہو تو مجھے لکھو میں اس کا تفصیلی جواب دے دوں گا پھر ان کو بتا دیں۔ بلا جھجک مجھے لکھو۔ بہت سارے سوال جو نوجوانوں کے ذہنوں میں آتے ہیں اس کے لئے خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع پہ اور اس کے علاوہ تربیتی کلاس میں بھی جامعہ کے طلباء کے ساتھ ایک سیشن شروع کیا تا کہ ان نوجوانوں کو انہی کی عمر کے ایسے نوجوان مربیان جو دینی علم رکھتے ہیں جواب دے سکیں اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

مثلاً مالی نظام پہ کچھ نوجوانوں کو Reservation تھی۔ اس پر جامعہ کے Senior کلاس کے لڑکوں نے سوال و جواب میں ان کو تفصیل سے جماعت کے مالی نظام اور چندوں کے بارہ میں بتایا تو وہ نوجوان جو پہلے سمجھتے تھے کہ یہ چندہ کوئی صدقہ دے رہے ہیں یا کسی مولوی کو سنبھالنے کے لئے کوئی مدد کر رہے ہیں۔ جب صحیح مالی نظام کا پتہ لگا تو وہ لڑکے جو کئی سالوں سے چندے نہیں دے رہے تھے خود اپنے چندے لے کے اور اپنا حساب لے کے سیکرٹری مال کے پاس آئے کہ اب ہمیں جماعت کے مالی نظام کا پتہ لگا اور ہمیں شرمندگی ہے کہ ہم اتنا عرصہ چندہ نہیں دیتے رہے، ہم یہ چندہ دینے آئے ہیں۔ جو بھی سوال ہے اس کا جواب دو تو اس کا صحیح اثر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ چپ کرا دو کہ نہیں نہیں ایسے اعتراض نہ کرو۔ آپ ہر ایک کا اعتراض سنیں پھر اس کا جواب دیں تا کہ سوال کرنے والے کی تسلی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی لاجک (Logic) نہ ہو۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو۔ جب ایسا نہیں ہے تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ مجھ سے بھی براہ راست لوگ سوال کر دیتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

☆......ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا پیس ویلج کا ایک لڑکا ہے جو کافی برے کاموں میں، Drugs وغیرہ میں ملوّث ہے۔ ایک دفعہ میں نماز پر جا رہا تھا تو وہ راستہ میں مل گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ نماز پڑھنے جانا ہے کہ نہیں؟ تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اس کو مسجد سے Ban کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کون تمہیں Ban کرے گا۔ میرے ساتھ آؤ۔ تو جب میں اسے اندر لے گیا تو میرے ساتھ ہی اس نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ مجھے فون بھی کرتا رہا اور اس طرح میرا اس سے تعلق بن گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ضروری چیز ہے Ban تو نہیں کرنا۔ بعض عہدیدار Rigid ہوتے ہیں۔ تو ان کی وجہ سے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جن کے ماں باپ کے عہدیداروں کے ساتھ تعلقات خراب ہوتے ہیں اور Grievances بڑھ جاتی ہیں تو اس کی وجہ سے ان کے گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔ جس سے پھر ایک فاصلہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ ہم نے فاصلے کم کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں۔ دراڑوں کو کم کرنا ہے دراڑیں بڑھانی نہیں ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ سوچ کے کام کرنا ہے خواہ کتنا بڑا کوئی ہو۔ جس طرح کا بھی کوئی اعتراض ہو اس کو حوصلہ سے سنو اور اس کا جواب دو اور اگر جواب سے اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پیچھے پڑے رہو اور اس کی تسلی کرواؤ اس کے بعد اگر نہیں جواب آتا تو مجھے لکھ دو۔ انتظامی جواب ہے یا سوال ہے یا کسی قسم کا بھی ہے مجھے لکھ دو۔

☆......ایک مبلغ نے سوال کیا کہ یہاں سال میں دس (10) دن کے لئے طلباء کی کلاس ہوتی ہے تو اس میں نوجوانوں سے سوال و جواب کا پروگرام رکھا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کے صدر کو مشورہ بھی دو۔ جن کے دماغوں میں نوجوانوں کو سنبھالنے کے لئے کوئی تجاویز آتی ہیں وہ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دیں اور مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں۔

☆......ایک مبلغ نے عرض کیا ایک مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ گھروں میں عہدیداران کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی تو میں کہتا رہتا ہوں کہ ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے پاس کوئی ڈنڈا اور پولیس تو ہے نہیں جو بند کروا دیں۔ ہم نے سمجھانا ہی ہے اور میں سمجھاتا رہتا ہوں اور میں خطبات میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ لوگوں کے نوجوانوں سے، بچوں سے اچھے دوستانہ تعلقات ہو جاتے ہیں تو پھر والدین جو مرضی باتیں کرتے رہیں وہ بچے آ کر آپ کو بتائیں گے۔ آپ دیکھیں اگر عہدیدار غلط ہیں تو امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اس طرح سے دلوں میں بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور بدظنیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کا تدارک ہونا چاہئے، اس کا علاج ہونا چاہئے۔ اور اگر تین ہفتے میں، چار ہفتے میں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی ردّعمل جماعتی نظام کی طرف سے نہیں ہو رہا ہے تو مجھے لکھ کر دیں۔

☆......کینیڈا کے سپرد ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنی جماعتیں منظّم کریں۔ آپ کو چھ ماہ، سال بعد مَیں نے انڈیپنڈنٹ کر دینا ہے۔ پھر آپ کے اپنے جلسے اور پروگرام ہوں گے۔ آپ جو کینیڈا کے تحت ہیں یہ تو صرف ابتدائی طور پہ تھا تا کہ آپ Establish ہو جائیں پھر آہستہ آہستہ سب ملک Independent ہونے ہیں۔ بلکہ وہاں کی عاملہ بھی میں نے کہا تھا بنالیں۔ جہاں جہاں دس، پندرہ، بیس احمدی ہوگئے ہیں وہاں عاملہ بنائیں اور جو مربی انچارج ہے وہ صدر جماعت ہوگا۔ باقی عاملہ Elect کر لیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بڑھنی ہیں۔ اس لئے اب خود تبلیغ اور تربیت کے لئے طریقے Explore کریں۔

☆......ایک مبلغ نے عرض کیا کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں پر میرے علاوہ صرف ایک اور فیملی ہے تو کس طرح تبلیغ کے کام کرنے چاہئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے اپنے حالات کے مطابق تبلیغ کے طریقے دیکھیں۔ یہ جو ہدایات ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کے لئے جنرل ہوتی ہیں جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ آپ کے وہاں تھوڑے لوگ ہیں، آپ نے تبلیغ کر کے جماعت کو کس طرح بڑھانا ہے۔ اس کے لئے آپ کو دعائیں بھی کرنی پڑیں گی رات کو اٹھ کر نفل بھی پڑھنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بڑھائے اور پھر کوشش بھی کرنی ہوگی۔ دعاؤں سے ہی کام ہوگا۔ سب مبلغین نفلوں کی عادت ڈالیں۔ پرانے زمانہ میں آپ کے مبلغ انچارج مکرم مبارک نذیر صاحب کے والد صاحب سیرالیون، نائیجیریا اور غانا وغیرہ گئے تو ان کے بارہ میں یہی رپورٹس ہیں کہ دعائیں کرتے ہوئے انہوں نے جماعتیں بنادی تھیں۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جو نئے احمدی ہوئے ہیں، پہلے تو ان کو وقف جدید، تحریک جدید کے چندوں کی عادت ڈالو۔ جو وہ دے سکتے ہیں، اپنی خوشی سے دیں۔ پھر جب وہ چندہ دینا شروع کر

دیں اور عادت پڑ جائے تو ان کو بتاؤ کہ یہ تو ایسا چندہ تھا جو آپ کو عادت ڈالنے کے لئے تھا، لیکن جماعت میں ایک نظام ایسا بھی رائج ہے جو مستقل چندہ کا ہے اور اس میں 1/16 تک چندہ دینا ہوتا ہے اور آپ اپنے حالات کے مطابق دیکھ لیں کہ آپ دے سکتے ہیں یا ابھی نہیں دے سکتے۔ یا اس میں سے اپنے کمزور مالی حالات یا تنگی کی وجہ سے ایک حصہ یا اگر سارا ہی معاف کروانا ہو تو وہ بھی ہوسکتا ہے۔

فرمایا: بہرحال آپ نے ان کو نظام میں پوری طرح سمونا ہے۔ افریقہ میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض ایسے احمدی ہیں جو بیعت کرتے ہیں اور ساتھ ہی چندہ کا نظام پوچھتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض ہیں جو بڑی دیر سے شامل ہوتے ہیں۔ یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی ایمانی حالت پر منحصر ہے کہ کس حد تک وہ احمدیت کو سمجھا ہے اور نظام کو سمجھا ہے اور نظام کے ساتھ Attached ہے۔ تو پہلے آہستہ آہستہ ان کو عادت ڈالیں اور وقف جدید، تحریک جدید کے چندے میں شامل کریں۔ خاص طور پر وقف جدید میں شامل کریں چاہے سال کے دو ڈالر یا چار ڈالر ہی دیں۔ یا جو فیملی ممبر ہے وہ دو دو ڈالر دے دیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان کو نظام کے بارے میں سمجھاتے رہیں۔ جب تربیت ہو جائے گی، تعلق ہو جائے گا، سمجھ جائیں گے تو پھر وہ خود ہی Main Stream میں شامل ہو جائیں گی اور ان کو سارے نظام کا، چندوں کا بھی پتہ لگ جائے گا۔

حضور انور نے ان نئے ممالک کے مبلغین کو جہاں ابھی جماعت کا آغاز ہے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

وہاں تو کوئی سیکرٹری مال نہیں ہے آپ امیر صاحب کینیڈا سے ایک رسید بک لے لیں، عمومی طور پہ مربیان کو روکا ہوا ہے کہ انہوں نے مالی معاملات میں Involve نہیں ہونا۔ یہ عمومی ہدایت ہے جہاں جماعتیں ہیں۔ لیکن جو نئے ممالک ہیں، اب مثلاً Belize میں، Paraguay میں یا Islands میں نئی نئی جماعتیں جو قائم ہو رہی ہیں۔ وہاں مربی ہی صدر جماعت ہے۔ جب وہ صدر ہے تو ظاہر ہے کہ وہ مالی معاملات میں Involve ہوگا۔ آپ چندہ لیں اور باقاعدہ اس کی رسید بنا کر دیں اور وہ جمع کروا دیا کریں۔ Exceptions ہر جگہ ہوتی ہیں لیکن عموماً یہی ہے کہ جہاں دوسرے کام کرنے والے افراد میسر ہیں وہاں مربیان مالی معاملات میں Involve نہ ہوں۔ جب ان نئے ممالک میں جماعت انشاء اللہ بڑھے گی تو پھر جماعت کے لوگوں کے سپرد یہ کام ہو جائے گا۔

☆......ملک Paraguay کے مبلغ نے سپینش زبان سیکھنے کے حوالہ سے راہنمائی چاہی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کینیڈا میں رہ کر کچھ تو سیکھ لیا ہے اب وہاں جا کر بھی دیکھیں کہ کوئی ایسے شارٹ کورسز ہوں جو وہاں ہوتے ہوں تو اس میں داخلہ لے لیں اور زبان سیکھیں۔ مربیان جہاں جہاں بھی جا رہے ہیں وہاں کی زبان سیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ جب لوگوں سے بات چیت شروع کریں تو کوشش کر کے مقامی زبان میں کریں اور اپنی زبان میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے آپ وہاں کے کسی ادارہ میں داخلہ لیں اور مزید کورسز کریں۔ پہلے جائزہ لے لیں کہ کس قسم کے کورسز فائدہ مند ہیں، اس کی فیس اور اخراجات جو ہیں وہ لکھ کر بھجوائیں۔ آپ نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ باقی کام بھی کرنے ہیں، پڑھائی بھی، تبلیغ بھی، تربیت بھی اور اپنی اصلاح بھی۔ چاروں کام اکٹھے چلیں گے۔

☆......مربی سلسلہ Belize نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ Belize میں اب جماعت کی تعداد تقریباً 100 ہوگئی ہے۔ اس وقت خاکسار ہی صدر جماعت ہے۔ سیکرٹری مال جیموئیل صاحب ہیں یہ لوکل احمدی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو ساتھ ساتھ دیکھنا پڑے گا، نگرانی کرنی پڑے گی۔ جو بھی چندے وصول ہوں ساتھ ساتھ لیتے رہیں اور جمع کرواتے رہیں۔ بلاوجہ کسی کے ایمان کو آزمانا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ غریب لوگوں کی Temptation زیادہ ہو جاتی ہے اگر مال زیادہ دیر جیب میں پڑا رہے۔

مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ سیکرٹری مال صاحب صرف چندہ کا حساب رکھتے ہیں اور چندہ کی رقم ہم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ساتھ ساتھ جمع کرواتے رہا کریں۔

☆......ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ ساؤتھ امریکن ممالک میں جو نومبائعین ہیں وہ کافی غریب ہیں تو بعض اوقات وہ جماعت کے پاس مالی مدد کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مدد کے لئے آتے ہیں اور وہ Genuine کیسز ہیں تو آپ خدمت خلق کا بجٹ بنا کے یہاں اپنے امیر جماعت کو بھیج دیا کریں۔ مدد اور تالیف قلب کا بجٹ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کو مل جائے گا۔

حضور انور نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: تربیت کرو۔ ہمارا کام تربیت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ذَکِّرْ کا حکم آیا ہے وہ کئے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ چاہے کوئی بڑا ہے چھوٹا ہے۔ آپ لوگ اس لئے یہاں پر متعین کئے گئے ہیں کہ آپ نے تربیت کرنی ہے اور تبلیغ کرنی ہے۔ یہ دونوں کام ہیں۔ بس ایمانداری سے ان کاموں کو کئے جاؤ اور کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ کا خوف ہونا چاہئے باقی کسی بندے کا خوف نہیں کھانا۔ اور اگر کہیں مسائل ہیں تو میرے سے رابطہ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام دیا ہوا ہے اس نظام کو سمجھو اور اس کے مطابق چلو۔ اللہ حافظ ہو۔

مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں تمام مبلغین نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔